21359 - کیا بچے کا نام محمد رکھنا اسے ممتاز کرتا ہے

سوال

چھ برس قبل میرے سسر فوت ہوئے تو ہم نے ان کی یاد میں اپنے بچے کا نام محمد ابراہیم رکھا، اس سبب سے سب کہتے ہیں کہ اس بچے کے سات نہ تو سختی سے پیش آؤ، اور نہ ہی اسے عام بچوں کی طرح پکارو جس طرح کوئی بھی ماں اپنے بچے کو پکارتی ہے، بلکہ اسے ادب و احترام کے ساتھ پکارنا ضروری ہے، لیکن میں اسے کسی بھی ماں کی طرح آواز دینا چاہتی ہوں نہ کہ ادب و احترام کے ساتھ، اب میں اسے ڈانٹ نہیں سکتی، کیا نام بچوں کی شخصیت اور ان کی قدر و منزلت پر اثر انداز ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کے لیے اپنے سسر کے نام پر بیٹے کا نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں، یہ چیز بیٹے اپنے باپ کے احترام اور محبت کی دلیل ہے اور خاص کر جبکہ اس کا نام دو نبیوں کے نام پر مشتمل ہے.

دوم:

کسی نبی یا صحابی کے نام پر بچے کا نام رکھنے کا معنی یہ نہیں کہ بچے کو ڈانٹا نہیں جا سکتا، اور اس پر سختی نہیں کی جا سکتی، چہ جائیکہ بچے کا نام سسر کے نام پر رکھا گیا ہو! آپ اسے کسی بھی ماں کی طرح بغیر کسی تکلف اور احترام کے اپنے بیٹے کو آواز دے سکتی ہیں.

اللہ تعالی کے کسی محبوب بندے یا کسی نبی کے نام پر بچے کا نام رکھنا بچے کی غلطی پر اسے ڈانٹنے اور یا سزا دینے میں مانع نہیں، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو والدین اور بچوں کے ذمہ داران کو اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کی تعلیم دینے کا حکم دیا ہے، اور کہا ہے کہ جب وہ دس برس کی عمر میں ہوں اور نماز ادا نہ کریں تو انہیں سزا دیں اور ماریں بھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی " محمد " وغیرہ نامی بچے کو اس حکم سے استثنی نہیں کیا.

صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بہت سارے واقعات ملتے ہیں کہ انہوں نے اپنی اولاد کو ڈانٹ ڈپٹ کی اور بہت

سارے ان میں سے " محمد " یا " عبد اللہ " یا " عبد الرحمن " نامی بھی تھے.

سوم:

معروف ہے کہ - غالبا - نام کا مسمی یعنی بچے پر اثر ہوتا ہے اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیح اور غیر نام کو اچھے اور بہتر نام میں تبدیل کر دیا کرتے تھے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب نام معانی کے قالب اور اس پر دلالت کرنے والے ہوتے ہیں تو حکمت کا تقاضہ ہے کہ نام اور معانی کے درمیان ارتباط اور مناسبت ہو، اور اس کے ساتھ معنی اس طرح محض اجنبی نہ ہو کہ اس کے ساتھ تعلق اور مناسبت ہی نہ رکھے؛ کیونکہ حکمت والے حکیم کی حکمت اور واقع اس کے خلاف گواہی دیتا ہے.

بلکہ ناموں کی مسمیات پر ضرور تاثیر ہوتی ہے، اور مسمیات یعنی جن کا نام رکھا گیا ہو ان پر اچھے اور برے، اور ہلکے اور بھاری، اور لطیف و کثیف ناموں کی تاثیر ضرور ہوتی ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے:

آپ کی آنکھوں نے لقب والا ایسا بہت ہی کم دیکھا ہے کہ اگر اسکے لقب میں آپ غور کریں تو کوئی معنی ضرور پایا جاتا ہے.

دیکھیں: زاد المعاد (2 / 336).

چہارم:

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل حدیث کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے ؟

" جس کا نام محمد ہو تو اسے مت مارو اور نہ ہی اسے برا کہو "

تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ و کذب ہے، سنت نبویہ مطہرہ میں اس کی کوئی اصل نہیں، اور اسی طرح کسی قائل کا یہ قول بھی: " کہ جس نے محمد نام رکھا تو اس کے لیے محمد کی جانب سے ذمہ ہے، اور قریب ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کر دے "

اور اسی طرح یہ قول: " جس کا نام " محمد " ہو تو اس کا گھر ایسا ایسا ہو گا " یہ سب اقوال و اخبار ایسی ہیں جن کی صحت کے اعتبار سے کوئی اساس و بنیاد نہیں، چنانچہ اعتبار تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت کا ہے،

نہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا اعتبار، بہت سارے ایسے افراد ہیں جن کا نام تو محمد ہے لیکن وہ خود خبیث ہیں؛ کیونکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی نہیں کرتا، اور نہ ہی وہ شریعت محمدیہ کی تابع ہوا.

اس لیے نام لوگوں کو پاک نہیں کر دیتے، بلکہ انہیں تو ان کے اعمال صالحہ اور اللہ کا تقوی پاک صاف کرتے ہیں، چنانچہ جس کا نام محمد یا احمد رکھا گیا ہو یا اس کی کنیت ابو القاسم ہو لیکن وہ خود کافر یا فاسق ہو تو اسے یہ کچھ فائدہ نہیں دیگا، بلکہ بندے کے لیے واجب ہے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرے، اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری والے اعمال کرے، اور شریعت اسلامیہ کی اتباع کرے جس دے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا ہے، تو یہی چیز اسے فائدہ و نفع دیگی، اور یہی نجات و کامیابی اور سلامتی کی راہ ہے، لیکن شریعت پر بغیر کسی عمل کے صرف نام رکھنے کا نجات و سزا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (6 / 370).

واللہ اعلم .